پکی شاہ مردان کی فیلڈ جغرافیائی سروے رپورٹ

نام	اسد عمران
رول نمبر	5073
کلاس رول نمبر	317
امتحان	بی۔اے پہلا سالانہ امتحان 2019 جامعہ سرگودھا
برائے	عملی جغرافیہ
انچارج	پروفیسر مُختیار خان
ادارہ	گورنمنٹ پوسٹ گرایجویٹ کالج میانوالی
دستخط	-------------------------

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1.	حدودِ اربعہ اور محلِ وقوع	3
2.	طبعی خدوخال	4
3.	رقبہ، آبادی اور بستیاں	4
4.	معدنیات	5
5.	ذرائع آب پاشی	6
6.	معاشی سرگرمیاں	7
7.	صنعتیں	8
8.	بارش اور آب وہوا	9
9.	معاشرتی خصوصیات	10
10.	سیاسی حالات	10
11.	درجہ حرارت اور موسم	11
12.	تجارتی حالات	12
13.	ذرائع آمد ورفت:	12
14.	تعلیمی حالات	13
15.	حیوانات، اور اہم فصلیں	14
16.	لوگوں سے پوچھے جانے والے سوالات	15
17.	تجاویز	15
18.	خُلاصہ	17
19.	حوالہ جات	17

1. حدودِ اربعہ اور محلِ وقوع

پکی شاہ مردان ، دریائے سندھ کے کنارے آباد،ضلع میانوالی میں واقع ایک قصبہ ہے۔ جو 32°55'11'' شمالی عرض بلد اور 71°33'12'' مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔ جس کی سطح سمندر سے بلندی 219 میٹر ہے۔ جس کے شمال میں ماڑی اِنڈس کا شہر موجود ہے، مشرق میں خٹک آباد، جنوب مشرق میں خیر آباداور گُلن خیل، جنوب میں بنوں کالاباغ روڈ، مغرب میں جلال پور اور شُمال مغرب میں کوٹ چاندنہ اور کالاباغ کے علاقے واقع ہیں،جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے:[5][4]

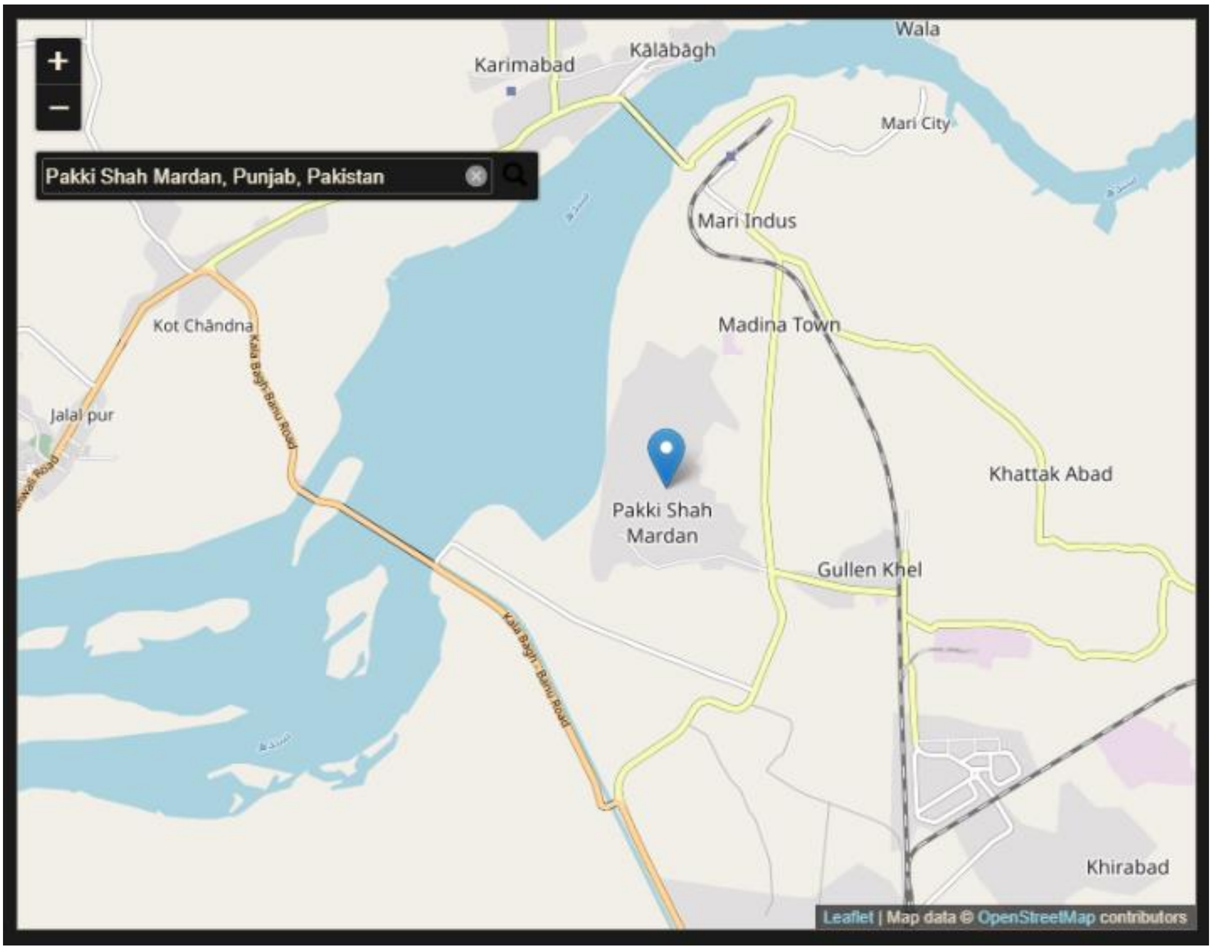

2. طبعی خدوخال

طبعی خدوخال کے حوالے سے اگر پکی شاہ مردان کا مطالعہ کیا جائے تو اس علاقے کی جغرافیائی حدود میں خاطر خواہ اِضافہ ہو جاتا ہے۔ پکی شاہ مردان کے مشرق میں کم بلندی والی پہاڑیاں واقع ہیں، جن میں چکڑالہ اور بوری خیل کے علاقوں کے علاوہ جھیلِ نمل (میانوالی کے معروف علاقے، موسیٰ خیل کے مشرق میں) واقع ہے، ان پہاڑیوں کو ڈھاک والی پہاڑیاں اور ضلع اٹک میں لکڑی مار سکھند جنڈال کی پہاڑیاں بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا اس علاقے کی مٹی اور آب و ہوا میں پہاڑی اور دریائی اثرات نمایاں ہیں۔ اس علاقے میں مٹی زمانہ قدیم میں پہاڑیوں سے منتقل ہو کر یہاں پہنچی ہے۔ پہاڑیوں کے علاوہ دریائے سندھ بھی اوپر والے علاقے سے عمل تخریب کے ذریعے وہاں زرخیز ریت لا کر اس علاقے میں عملِ تعمیر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر سال اس علاقے میں زرخیز مٹی کی تہ بچھاتا رہتا ہے۔

3. رقبہ, آبادی اور بستیاں

پکی شاہ مردان کا مجموعی رقبہ 14 مُربع کلو میٹر ہے۔ 2018ء میں ہونے والی مردُم شماری کے مُطابق یونین کونسل پکی شاہ مردان کی آبادی 35 ہزار افراد پر مُشتمِل ہے۔ جن میں سے 51 فیصد مرد ہیں اور 49فیصد عورتیں ہیں۔ آبادی میں اِضافے کی شرح 1.4 فیصد سالانہ جب کہ شرح اَموات 0.8 فیصد ہے۔ ذیل گراف میں دس سالہ آبادی میں تبدیلی کو دکھایا گیا ہے۔ اس علاقے کی بستیوں کی کوئی مخصوص شکل نہیں۔ قصبے کے اندرونی حصے میں مجمع بستیاں دیکھنے کو ملتی ہیں اور کاشت کاری والے علاقوں میں بکھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں، جیسا کہ نیچے دیے گئے نقشے سے واضح ہے:

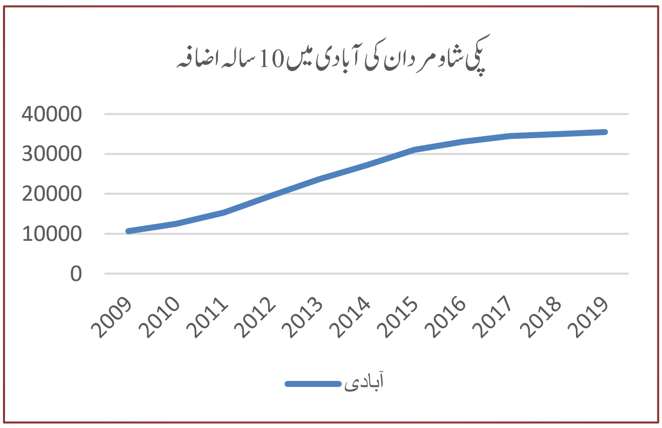

4. معدنیات

پکی شاہ مردان اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں کو قدرت نے گراں قدر معدنیات سے نوازا ہے۔ ذیل میں چند چیدہ چیدہ معدنیات اور ان کی اس علاقے کے لیے افادیت کو بیان کیا جائے گا:

4.1 لوہا

پکی شاو مردان کے شمال میں واقع علاقہ کالا باغ، خام لوہے کے لیے کافی مشہور ہے۔ یہاں نئے جغرافیائی اور جیو لوجیکل اعداد و شمار کے مطابق 369 ملین ٹن لوہے کے محفوظ ذخائر پائے گئے ہیں۔ بلا شُبہ ان کا شمار پاکستان کے بڑے ذخائر میں کیا جاتا ہے، لیکن ان میں لوہے کے اجزاء کی مقدار 30 فی صد سے 35 فی صد تک پائی جاتی ہے۔ یعنی اس لوہے کی کوالٹی اچھی نہیں۔ اس لیے اسے کالا لوہا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس لوہے سے سستے برتن بنائے جاتے ہیں۔

4.2 نمک

کالا باغ ہی سے تھوڑی مقدار میں چٹانی نمک ملتا ہے۔ اسے مقامی طور پر استعمال کر لیا جاتا ہے۔

4.3 جپسم اور جونے کا پتھر

جپسم کے ذخائر پکی شاہ مردان کے جنوب مشرق میں واقع علاقہ داؤد خیل میں پائے گئے ہیں۔ اسے کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اسے شیشہ بنانے اور زرعی زمینوں سے سیم ختم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ داؤد خیل ہی میں چونے کا پتھر پایا جاتا ہے، اسے سیمنٹ بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ 2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق ضلع میانوالی میں جونے کے پتھر کی پیداوار 32685 سو میٹرک ٹن رہی۔

4.4 کوئلہ

کوئلے کے ذخائر کالا باغ کے مغرب میں 8 میل سے شروع ہو کر مکڑ وال کے علاقے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ مکڑوال کی کان پاکستان میں کوئلے کی سب سے بڑی کان ہے۔ اس کان سے کوئلہ نکالنے کا انتظام پاکستان کے معدنی ترقیاتی کارپوریشن کے سپرد ہے۔ یہاں سے حاصل ہونے والے کوئلے کی تہیں 2 تا 10 فٹ موٹی ہیں۔ اِس کوئلے کو اینٹوں کے بھٹوں میں اینٹیں پکانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

5. ذرائع آب پاشی

پکی شاہ مردان کے لوگوں کے لیے زراعت کا شعبہ روزگار مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ خوراک کے حصول کا قدرتی ذریعہ ہے۔ مگر کامیاب زراعتی سرگرمیوں کے لیے جہاں اچھے اور سستے بیج، عمدہ کھاد ضروری ہیں۔ مناسب آب پاشی کے بغیر مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں کی جا سکتی۔ پکی شاہ مردان میں اِن دو ذرائع آب پاشی کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

5.1 ٹیوب ویل

جہاں نہری نظام پہنچنے سے قاصر رہتا ہے، وہاں ٹیوب ویلوں سے کام چلایا جاتا ہے۔ بلکہ آج کل زیادہ تر فصلوں کو پانی سینچنے کے لیے اکثر زمین دار ٹیوب ویلوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کیوں کہ یہ نظام اُنھیں اپنی باری کے لیے انتظار کرنے سے بچاتا ہے۔ کیوں کہ بعض فصلوں کو وقت پر پانی نہ ملنے پر پیداوار مُتاثر ہوتی ہے۔ کاشت کار ڈیزل اِنجن آئل یا بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کا استعمال کرتے ہیں۔

5.2 جناح بیراج کا نہری نظام

پکی شاہ مردان کے مغرب میں اور کالا باغ کے تقریباً جنوب میں واقع جِناح بیراج کی تعمیرات پر کام 1939ء میں شروع کیا گیا، جب کہ اِسے 1946ء زراعتی مقاصد کے لیے کھولا گیا۔ یہ 32° 55’ 6.71” شمالی عرض البلد اور 71° 31’ 18.92” مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔ اس کی اونچائی 8.5 میٹر اور لمبائی 1,152 میٹر ہے۔ اس بیراج کی مدد سے 770,000 ہیکٹر رقبے کو زیرِ کاشت لایا جا چکا ہے۔ اس بیراج کا مقصد 51.5 کلو میٹر لمبی تھل کینال میں دریائے سندھ کے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ جناح بیراج کی مرکزی نہر اور اِس کی ذیلی شاخوں سے میانوالی، بھکر، خوشاب، لیّہ اور مُظفر گڑھ کے علاقے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ انہار کو بنانے کے لیے خطیر سرمائے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد کسانوں کو سستی آب پاشی میسر آتی ہے۔ البتہ ٹیوب ویلوں سے اس کی اہمیت میں معمولی کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم وہ علاقے جو نہری پانی سے مستفید ہوتے ہیں، اُن علاقوں کی زرعی پیداوار میں ٹیوب ویلوں کی نِسبت اِضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ نہروں کی سالانہ صفائی ضروری ہے، اِس لیے ہر سال جنوری میں دریائی پانی کی فراہمی میں کمی لا کر نہروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ [6]

6. معاشی سرگرمیاں

پکی شاہ مردان کے معاشی حالات اچھے نہیں ہیں۔ لوگ زیادہ تر اِبتدائی معاشی سرگرمیوں مثلاً کاشت کاری، مزدوری وغیرہ سے اپنی معاشی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے بے روزگار افراد بڑی تعداد میں ڈگریاں اُٹھائے دفتروں کے چکر لگاتے نظر آتے ہیں، کیوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر روز گار کے مواقع کم پڑتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے مزدوری پیشہ اپنے جوبن پر ہے۔ تقریباً آدھے سے زیادہ نوجوان افراد اسکندر آباد میں واقع میپل لیف سیمنٹ فیکٹری میں بطور مزدور کام کرنے جاتے ہیں۔ جب کہ بقیہ ہنر مند افراد ڈِسکون میں کنٹریکٹ پر کچھ عرصے کے لیے کام کرتے ہیں۔ دریائے سندھ کو قدرت نے کئی آبی مخلوق سے نوازا ہے۔ پکی شاہ مردان کے کئی لوگ اس دریا سے مچھلیاں پکڑ کر مقامی اور گردونواح کے لوگوں کو بیچتے ہیں۔

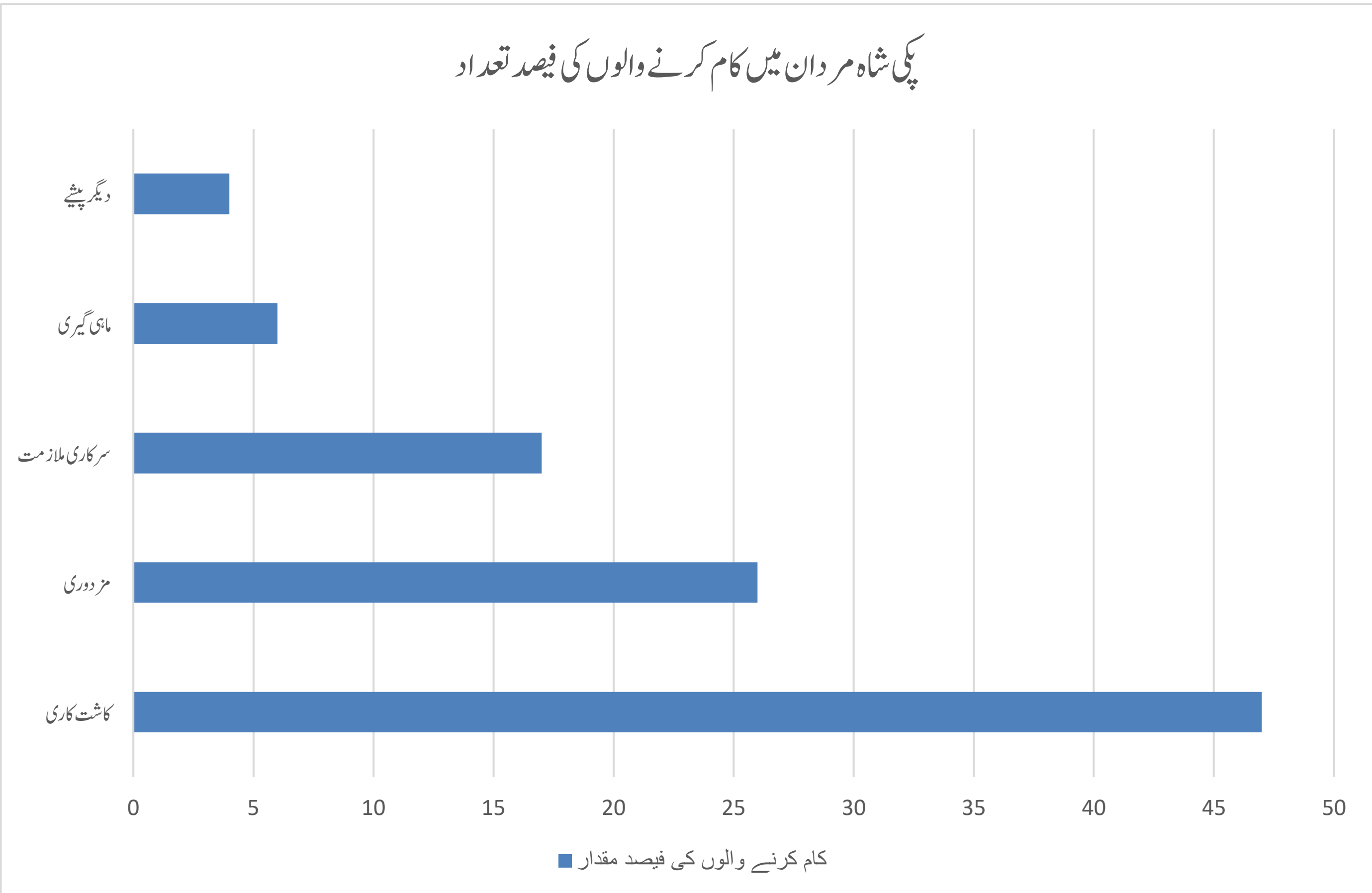

7. صنعتیں

یونین کونسل پکی شاہ مردان کے زیر انتظام دو بڑی صنعتیں آتی ہیں۔ اِن دو صنعتوں اور دیگر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا احوال ذیل میں پیشِ خدمت ہے:

7.1 میپل لیف سیمنٹ فیکٹری

داؤد خیل اور اس کے گرد و نواح میں جپسم کی بہتات نے سیمنٹ کی بہتر معیار اور سستی صنعت کاری کے دروازے کھول دیے ہیں۔ کینیڈا حکومت اور ویسٹ پاکستان اِنڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے باہمی تعاون سے1956ء میں ،داؤد خیل کے نذدیکی علاقے میں اِس کارخانے کی بُنیاد رکھی گئی۔ اس کا دفتر لاہور میں واقع ہے۔ 1992ء میں نَج کاری کے دوران اس کارخانے کی پیداواری صلاحیت 1000 ٹن یومیہ تھی۔ 1998ء میں 6700 ٹن یومیہ والے پلانٹ کا اضافہ کیا گیا۔ 2006ء میں لگائے جانے والے پلانٹ سے اس کارخانے کی مجموعی سیمنٹ کی پیداوار 11,700 ٹن یومیہ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ سفید سیمنٹ کی پیداوار بھی 500 ٹن فی دن ہے۔ اس فیکٹری میں 4000 مزدور کام کرتے ہیں۔ سیمنٹ کی مارکیٹ میں ان کا شیئر18%ہے۔[1]

7.2 تارا یوریا–Agritech

کاشتکاری پکی شاہ مردان کے مکینوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کو بھانپتے ہوئے ایک امریکی کمپنی Agritech نے ضلع میانوالی اور خیبر پختون خواہ کی زراعتی ترقی کے لیے پکی شاہ مردان کے قریبی علاقے اسکندر آباد میں یوریا کھاد کا کارخانہ قائم کیا۔ اس کارخانے کو گیس کی سپلائی وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے کھاد کی پیداوار میں حالیہ سالوں میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔[3]

7.3 آٹا پیسنے کی صنعت

پکی شاہ مردان میں دیگر پاکستانیوں کی طرح گندم کے آٹے کی روٹی بہت پسند کی جاتی ہے اور اسے بطور بنیادی غذا استعمال کیا جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کی گندم کے آٹے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مقامی

لوگوں نے محدود پیمانے پر آٹا پیسنے کا کام بطور روزگار اپنایا ہوّا ہے۔ جو اپنی گندم کی فصل سے یا لوگوں کی اپنی خام گندم کو بروئے کار لاتے ہوئے آٹا پیستے ہیں۔

8. بارش اور آب وہوا

پکی شاہ مردان کی آب وُ ہوا موسمِ گرما میں گرم و خشک اور موسمِ سرما میں سرد اور خشک رہتی ہے۔ گرمیوں میں بارش مون سون ہواؤں کی بدولت ہوتی ہے۔ موسمِ برسات جولائی کے مہینے سے شروع ہوتا ہے اور اگست تک جاتا ہے۔ بارش کی مقدار موسمِ برسات کے دوران11 سینٹی میٹر ماہانہ کے لگ بھگ رہتی ہے۔ جب کہ سردیوں میں بارش مارچ اور اپریل کے مہینوں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ جو منطقہ متعدلہ میں بننے والے گرد بادوں کی وجہ سے برستی ہے۔ چوں کہ یہ بارش وقفے وقفے سے برستی ہے، اس لیے گندم کی فصل کی بہتر نشو نما کے لیے ضروری ہے۔ بسا اوقات ژالہ باری سے گندم اور اس موسم میں کاشت کی جانے والی فصلوں کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ اس دوران بارش کی مقدار 5 سینٹی میٹر ماہانہ کے قریب رہتی ہے۔ رطوبت کی مقدار برسات کے دنوں میں بڑھ جاتی ہے۔ پکی شاہ مردان کی سالانہ بارش38 سینٹی میٹر ریکارڈ کی گئی ہے۔ماہانہ بارش کی مقدار کو ذیل میں گراف کی مدد سے نُمایاں کیا گیاہے:[2]

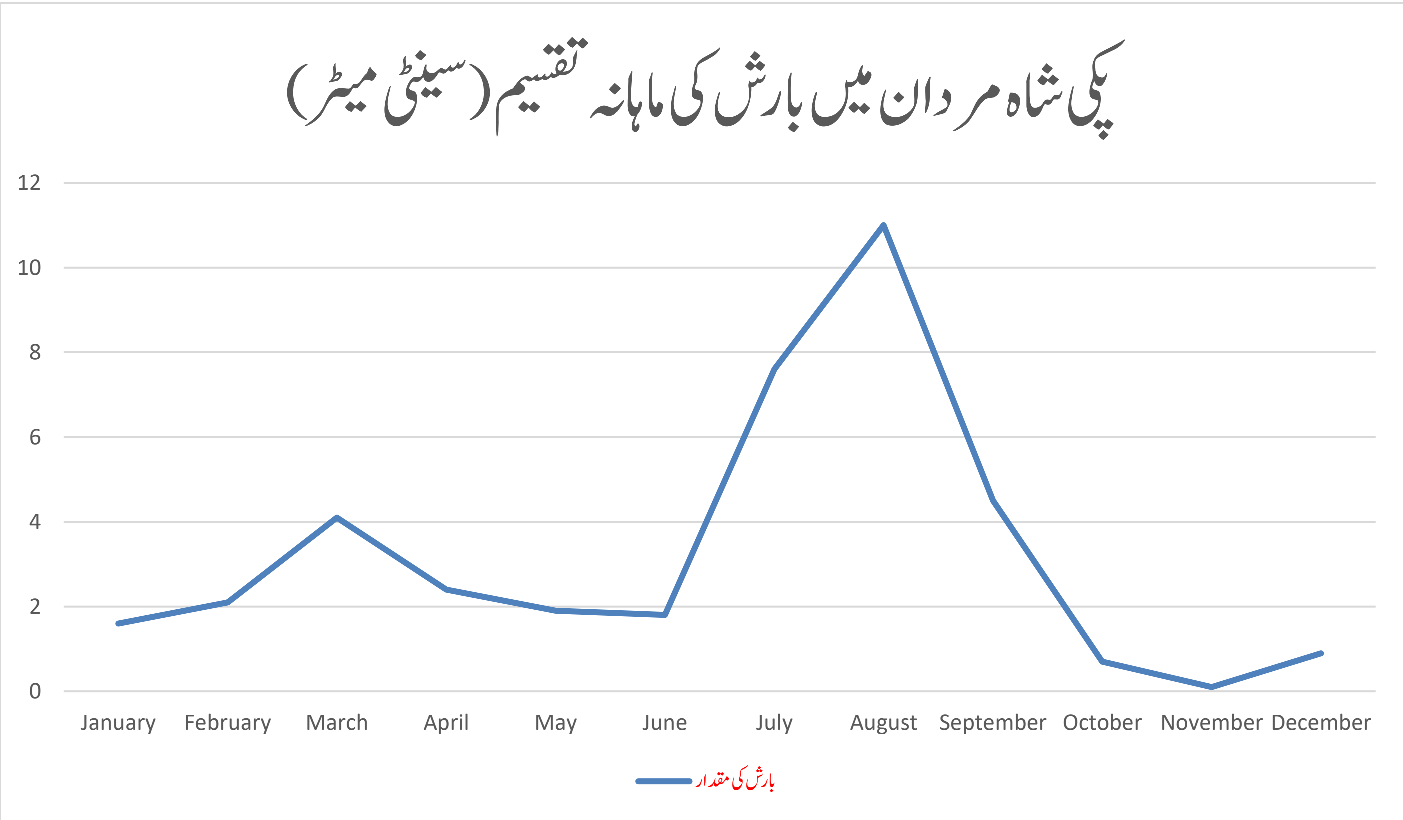

9. معاشرتی خصوصیات

پکی شاہ مردان کے لوگ بنیادی طور پر امن پسنداور خُوش مزاج لوگ ہیں۔ خُوشی و غمی کے موقع پر اپنے عزیز وُ اقارب کو یاد رکھتے ہیں۔ تمام مذہبی ہ غیر مذہبی تہوار، جن میں عید میلاد النبی ﷺ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، محرم الحرام اور یومِ آزادی شامل ہیں، نہایت عقیدت اور جوش وُ خروش سے منائے جاتے ہیں۔ لیکن ان سب اچھی مُعاشرتی خصوصیات کے باوجودیہ لوگ جہیز کی لعنت سے خود کو نہیں بچا پائے ہیں۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ میں فائرنگ اور اُنچی آواز میں رات کے وقت گانے بھی بجائے جاتے ہیں۔ جن سے پڑوسی اور محلے والے سخت پریشان رہتے ہیں۔ ان سب قباحتوں کے باوجود پکی شاہ مردان میں جرائم کی شرع باقی ماندہ علاقوں کی نسبت کافی کم ہے۔اور لوگوں کے رہنے کانِظام اوسطاً درجے کا ہے۔

10. سیاسی حالات

یہاں کے لوگوں کا سیاسی شعور بدلتے زمانے کے ساتھ ساتھ نمو پاتا رہا ہے۔ پہلے اِنھوں نے مَلکوں کو سیاسی نُمائندگی کا حق دیا مگر وہ اپنا حق ادا کرنے میں ناکام رہے۔ تو انھوں نے اپنی اُمیدیں پاکستان تحریک اِنصاف سے وابستہ کر لی ہیں۔ موجودہ اِنتخابات میں یہ سیاسی جماعت واضح اکثریت سے جیتی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود لوگوں میں اِنفرادی طور پر اپنی من پسند سیاسی جماعت کو ووٹ دیا ہے۔ تعلیم کے عام ہونے کی وجہ سے اِس رُجھان کوخاصی تقویّت ملی ہے۔

11. درجہ حرارت اور موسم

پکی شاہ مردان منطقہ متعدلہ گرم کے خطے میں واقع ہے، اِس لیے یہاں گرمیوں کے موسم میں درجہ حرارت کافی بڑھ جاتا ہے۔ موسم گرما مئی سے شروع ہوتا ہے اور اگست یا ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت بسا اوقات 47° سینٹی گریڈ سے بھی تجاوز کر جاتا ہے۔ موسم خزاں ستمبر اور اکتوبر تک رہتا ہے۔ موسم سرما کا آغاز اکتوبر سے ہوتا ہے جس کا اثر فروری یا مارچ تک رہتا ہے۔ درجہ حرارت نُقطہ انجماد سے گرنے نہیں پاتا، عموماً 10° سینٹی گریڈ رہتا ہے۔[7]

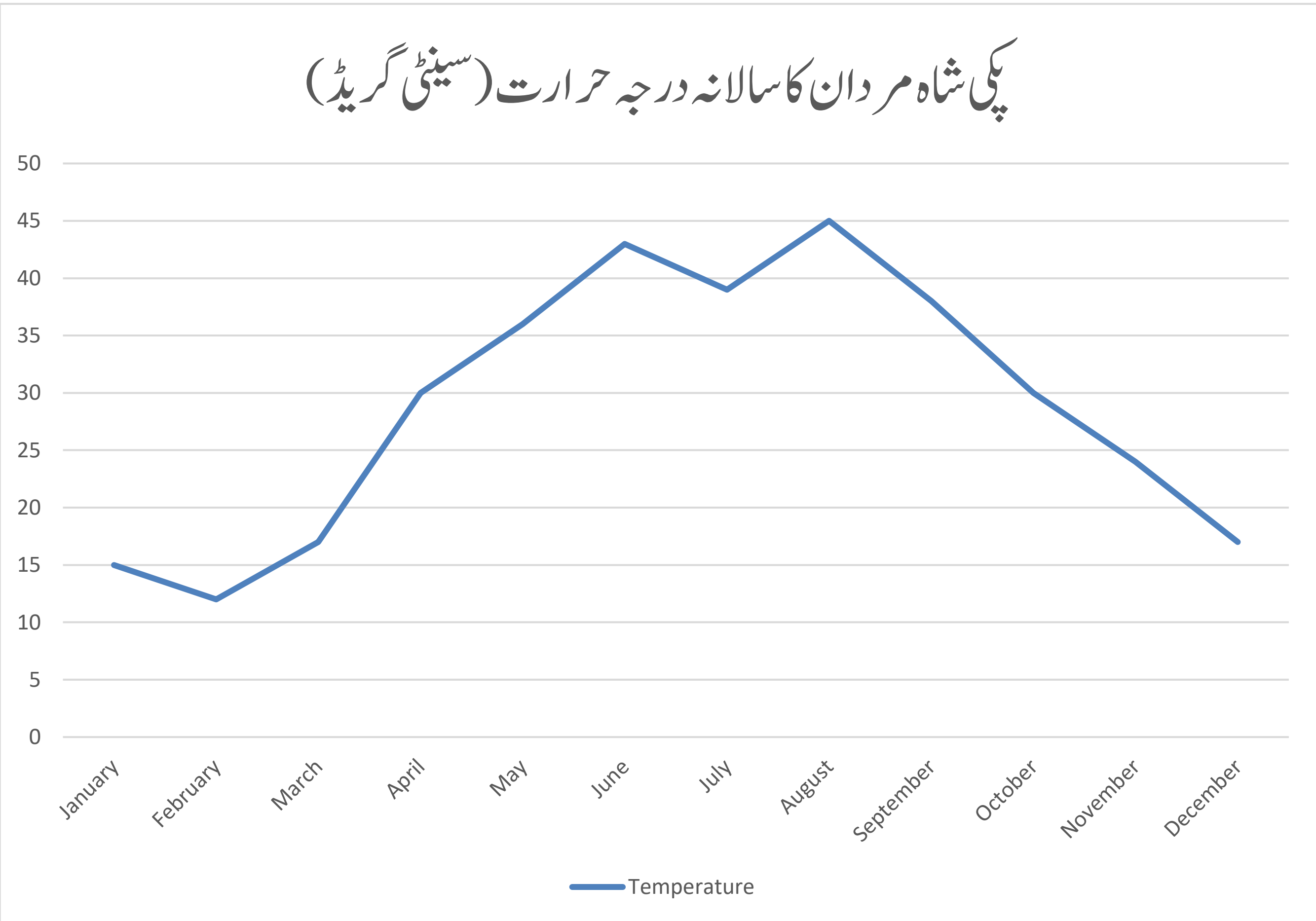

12. تجارتی حالات

پکی شاہ مردان میں کوئی بڑا بازار واقع نہیں۔ صرف چند مخصوص علاقوں میں مارکیٹیں قائم ہیں۔ جن سے بُنیادی ضروریات زندگی کی اشیاء مل جاتی ہیں۔ پکی موڑ کے مقام پر سب سے بڑی مارکیٹ موجود ہے۔ چوں کہ لوگوں کے معاشی حالات درست نہیں اس لیے اُدھار کا کام زوروں پر ہے۔

13. ذرائع آمدورفت:

پکی شاہ مردان ذرائع آمد و رفت کی پسماندگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ڈیرہ ٹوکاں والا اور نئی وانڈی کے موڑ تک سڑک کی حالت بہت وگر گوں تھی، رہی سہی کسر سیوریج سسٹم نے نکال دی۔ اس قصبے کی اندرونی گلیوں میں ناقص نظام نکاس آب کی وجہ سے پانی کھڑا رہتا ہے۔ بارشوں کے دوران صورتِ حال مزید بگڑ جاتی ہے، کئی سڑکیں اور گلیاں ندی نالوں کا سا منظر پیش کرنے لگتی ہیں۔ جس سے لوگوں اور تجارتی اشیاء کی آمد و رفت متاثر ہوتی ہے۔ ذرائع آمدو رفت میں موٹر سائیکل کو اہم مقام حاصل ہے۔ کچھ صاحب ثروت لوگوں نے کاریں خرید رکھی ہیں۔ کچھ لوگوں نے چنگچیاں اور کوچیں اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سائیکلوں کا استعمال بہت کم ہے۔ نیچے دیا گیا نقشہ پکی شاہ مردان میں سڑکوں کے جال کو نمایاں کرتا ہے:

14. تعلیمی حالات

پکی شاہ مردان میں فی الحال تعلیم کے حصول پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ لیکن اِن سب اچھائیوں کے باوجود شرح خواندگی کو خاطر خواہ حد تک نہیں بڑھایا جا سکا۔ کیوں کہ صرف دو گورنمنٹ سکولز (ایک لڑکوں اور دوسرا لڑکیوں کے لیے) قائم ہیں جِن میں صرف ثانوی جماعتوں تک تعلیم دی جاتی ہے۔ جب کہ نجی تعلیمی ادارے بھی آٹے میں نمک کے برابر ہیں، جن میں معیار کے مُطابق تعلیم نہیں دی جاتی۔ اِس لیے میٹرک مُکمل کر لینے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند طالب علم کالاباغ میں واقع سرکاری کالج میں یا پھر میانوالی میں واقع دیگر اعلیٰ تعلیمی اِداروں میں اپنا سفر تعلُم جاری رکھتے ہیں۔ ذیل میں پکی شاہ مردان کے دو معروف تعلیمی اِداروں کاِ حوال بیان کیاجارہاہے:

14.1 گورنمنٹ ہائی سکول پکی شاہ مردان

دریائے سندھ کے کِنارے واقع اِس سکول کو 1987ء مقصدِ تعلُم کے لیے کھولا گیا۔ پکی شاہ مردان کے طلبہ کی اکثریت اس سکول میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ اس سکول میں میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ اور محنتی طلبہ کی وجہ سے اس سکول کی تعلیمی کارکردگی میں خاطر خواہ اِضافہ ہوّا ہے۔

14.2 نورنگا یونیورسل ہائی سکول

مرحوم عطا مُحمد شاہ کی دیرینہ تعلیمی کاوشوں کا مُرقع 1992ء میں محض تین کمروں سے شروع ہونے والا نورنگا یونیورسل سکول ،پکی شاہ مردان اور گرد و نواح کے علاقوں میں تعلیم کو عام کرنے میں کلیدی اور تاریخی کردار ادا کیا ہے ۔ اس سکول کی دو عمارات ہیں، جن میں سے ایک لڑکوں اور دوسری لڑکیوں کے لیے مختص ہے۔ پچھلے کئی سالوں تک لڑکوں والے سکول میں ثانوی جماعتوں تک تعلیم دی جاتی تھی۔ تاہم موجودہ ایام میں صرف پرائمری اور مڈل سطح تک تعلیم دی جا رہی ہے۔ جب کہ لڑکیوں والے سکول میں ثانوی سطح تک تعلیم دی جارہی ہے۔

15. حیوانات، اور اہم فصلیں

اِس علاقے کا آبادی والا حصہ سر سبز فصلوں سے گھرا ہوا ہے۔ ان فصلوں میں گندم، دال مونگ اور اسی طرح کی دیگر فصلیں کاشت جاتی ہیں۔ اِن فصلوں کے علاوہ شیشم، کیکر، توت، بیراور دھریک کے درخت آبادی اور آبادی کے باہر والے علاقے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ پرندوں میں پہاڑی کوا، فاختہ، چڑیا، چیل، باز، بگلے اور چمگادڑ اُڑتے دکھائی دیتے ہیں جب کہ مرغی، کبوتر اور طوطے کو پالتو پرندوں کے طور پر گھروں میں پالا جاتا ہے۔ چوپائیوں میں گائے، بھینس، بکریاں، گدھے اور گھوڑے وغیرہ پالے جاتے ہیں۔ جو اس علاقے کے لوگوں کے لیے روز گار کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ جب کہ کھیتوں کے اندر رات کے وقت گیدروں کا راج ہوتا ہے۔ پکی شاہ مردان اور ارد گرد کے علاقوں کی اہم فصلوں کو ذیل میں نمایاں کیا گیا ہے:

15.1 گندم

گندم اگرچہ منطقہ متعدلہ کا پودا ہے۔ تاہم نیم حاری آب و ہوا کے علاقوں میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ پکی شاہ مردان میں بھی نیم حاری آب و ہوا جیسے حالات پائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہاں گندم کی بہتر کاشت کے لیے کھادوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن گندم کو پکنے کے لیے محض چند ماہ دیے جاتے ہیں ۔ اس لیے پیداوار مغربی ممالک کی نسبت کافی کم رہتی ہے۔ پکی شاہ مردان میں گندم کے بیج اکتوبر یا نومبر میں بوئے جاتے ہیں۔ جب کہ مارچ کے آخری ایام اور اپریل کے اِبتدائی عشرے میں گندم کی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ گندُم کے پودے کی لمبائی تقریباً 4 سے 6 اِنچ رہتی ہے۔ پس زیادہ تر لوگ اپنی دیگر معاشی سرگرمیاں چھوڑ کر خود کو گندم کے دانے حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ گندم کے علاوہ گنا اور کپاس بھی محدود پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔

15.2 سبزیاں اور دالیں

سبزیاں حیاتیات اور دالیں لحمیات کے اہم ذرائع ہیں۔ پکی شاہ مردان کی زراعتی زمین پر نقد آور فصلوں کے ساتھ ساتھ دالیں، جن میں دال مونگ اور دال چنا سر فہرست ہیں، کاشت کی جاتی ہیں۔ دالون کے علاوہ سبزیاں، جیسے پیاز، ٹماٹر، کدو، مولیاں اور گاجریں وغیرہ زرعی زمینوں میں کاشت کیے جانے کے علاوہ گھروں میں بھی اُگائی جاتی ہیں۔ جنھیں مقامی طور پر استعمال کر لیا جاتا ہے۔

16. لوگوں سے پوچھے جانے والے سوالات

ذیل میں لوگوں سے پوچھے جانے والے چند سوالات اور اُن کے جوابات دیے گئے ہیں:

سوال: آپ کی آمدن کا کیا ذریعہ ہے؟

عبدُالرحمٰن: جی! ہماری زیادہ تر آمدن بھینسوں کا دودھ بیچنے سے ہوتا ہے۔

سوال: کیا آپ اپنے علاقے کی تعلیمی سہولیات سے مطمعن ہیں؟

ظفر عباس: کسی حد تک۔ میٹرک تک تعلیمی سہولیات تسلی بخش ہیں۔ مگر اس سے آگے تعلیم کے حصول کے لیے دوسرے علاقوں، جیسے میانوالی میں جانا پڑتا ہے۔

سوال: آپ سردیوں کی چھٹیاں کہاں گُزارتے ہیں؟

وقاص احمد: جی اپنے علاقے میں رہ کر۔ کیوں کہ یہ دورانیہ گندم کی فصل کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اہم ہوتا ہے۔اِس لیے اپنے علاقے سے باہر جانا مشکل ہوتا ہے۔

سوال: آپ کو کیسی صحت کی سہولیات دی جاتی ہیں؟

مختیار حبیب: ہمیں صحت کی عمدہ سہولیات میسر نہیں۔ صرف ایک ہسپتال ہے، جس میں کوئی ماہر ڈاکٹر نہیں۔ ہمیں کسی مہلک بیماری کے علاج کے لیے میانوالی یا جوہر آباد جانا پڑ جاتا ہے۔ کرایہ کا خرچہ الگ سے اور ادویات کا خرچہ الگ۔

سوال: آپ اوسطاً ایک دن میں کتنا کما لیتے ہیں؟

محمد عارِف: ایک مزدور کی ایک دن کی مزدوری کیا ہو سکتی ہے، مہنگائی کے اس طوفان میں بعض اوقات دِہاڑی ملتی ہے۔ جب کہ بعض دن جب قسمت خراب ہو تو ایک روپے کا سِکہ تک ہاتھ نہیں آتا۔ خُدا کے فضل سے ایک دن میں تقریباً پانچ سو روپے مِل جاتے ہیں۔

17. تجاویز

ذیل میں چند تجاویز پیش کی جارہی ہیں جو اِس علاقے کے حالات بہتر بنانے میں مدد دیں گی:

I. مزدور طبقے کی دہاڑی کو دگنا کیا جائے اور اس کی ملازمت کو مناسب قانونی تحفظ دیا جائے۔
II. سرکاری سکولوں میں تعلیمی میعار کو بہتر بنایا جائے۔
III. سرکاری سکولوں میں میٹرک کی بجائے کم از کم اعلیٰ ثانوی درجے تک تعلیم دی جانی چاہیے۔

IV. نجی تعلیمی اِداروں کے واجبات پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔

V. سڑکوں کی مناسب مرمت کی جائے اور انھیں ہمیشہ کے لیے پختہ بنایا جائے۔

VI. نکاسِ آب کا مُناسب انتظام کیا جائے۔ مگر سڑکوں کے اوپر سیوریج سسٹم بنانا موجودہ ذرائع نقل و حمل میں خرابی کا باعث بن رہا ہے۔

VII. کاشت کاری کو جدید خطوط پر ڈھالا جائے۔

VIII. کاشت کاری میں بہتری لانے کے لیے کھادوں، بیجوں اور مشینری کی قیمتوں کو کم کیا جائے۔

IX. زرعی رقبے کا وسیع ہونا بہتر پیداوار کے لیے ضروری ہے، اس لیے وراثتی تقسیم سے گُریز کیا جائے۔

X. فصلوں پر بے جا کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ نہ کیا جائے۔

XI. صنعتوں کا قیام اس علاقے کی فی کس آمدنی میں اضافہ لا سکتا ہے، اس لیے رہائشی علاقوں سے دور چھوٹی پیمانے والی اور تجارتی پیمانے والی صنعتوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

XII. موجودہ صنعتوں کے لیے ایک ضابطہ مرتب دیا جائے جس کے تحت مقامی لوگوں کو ان کارخانوں میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ آبی مخلوق کی حفاظت کے لیے دریاؤں میں گندگی و غلاظت پھینکنے پر پابندی لگائی جائے۔

XIII. کرہ ہوا کو آلودگی سے بچانے کے لیے دھواں پیدا کرنے والے ایندھن کا کم سے کم استعمال کیا جائے اور اینٹوں والے بھٹوں کو صرف ضرورت کے اوقات میں ہی چلایا جائے۔

XIV. نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں۔

XV. نوجوانوں کو نشے کی لت سے بچانے کے لیے ٹریفک والے اڈوں کی باقاعدہ نگرانی کی جائے اور نشہ کے عادی افراد کو گھسنے نہ دیا جائے۔

XVI. یوٹلیٹی سٹور میں مزید مصنوعات رعایتی نرخوں میں مہیا کی جائیں۔

XVII. ایک پولیس سٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

XVIII. ایک مرکزی بازار قائم کیا جائے۔

XIX. ایک سٹیڈیم تیار کیا جائے، جس میں مختلف کھیلوں میں مہارت حاصل کرنا سکھایا جائے۔

XX. دریا کے کنارے ایک عمدہ تفریح گاہ کا قیام عمل میں لایا جائے، مگر لوگوں کو دریا کے اندر بنا حفاظتی اقدامات، نہ جانے دیا جائے۔

XXI. صحت کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے۔

XXII. سرکاری ہسپتال میں قابل اور ماہر معالج بھرتی کیا جائے۔

18. خُلاصہ

پکی شاہ مردان محنتی لوگوں کی سر زمین ہے۔ مگر ان لوگوں کی تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا۔ اور نہ ہی اس علاقے کی ترقی کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ اگر اوپر دی گئی تجاویز میں سے چند تجاویز پر بھی عمل درامد کیا جاتا ہے تو اس علاقے کے لوگوں اور خود اِس علاقے کی بہتری کے لیے مُفید ثابت ہو گا۔

19. حوالہ جات

1. https://www.facebook.com/MLCFL/
2. https://en.wikipedia.org/wiki/Mianwali_District?oldformat=true
3. http://www.pafl.com.pk/our-company/about-us
4. https://www.mapcoordinates.net/en
5. https://www.rapidtables.com/convert/number/degrees-minutes-seconds-to-degrees.html
6. https://en.wikipedia.org/wiki/Jinnah_Barrage?oldformat=true
7. https://www.accuweather.com/en/pk/pakki-shah-mardan/1761255/may-weather/1761255